نکاح حلالہ زنا ہے ! غلام مصطفٰے ظہیر امن پوری
اسلام دینِ فطرت اور مکمل نظامِ زندگی ہے ، اس نے جہا ں
باقی شعبہ جات میں انسان کی مکمل رہنمائی کی ، وہاں
شعبۂ معاشرت میں بھی تحفظ ِ عفت و عصمت کے لیے قانونِ
نکاح کی پذیرائی کی ، اس شعارِ اسلام نے انسانیت کو درندگی
کی دلدل سے نکال کر بندگی کی شاہراہ پر گامزن کر دیا ، لیکن
افسوس کہ بعض دشمنانِ دین و عقل نے حلالہ جیسی لعنت کے
ذریعہ محافظانِ عزت کو پھر راہزن کر دیا ، حلالہ ایک بدترین بے
حیائی ہے ، اس پر دلیل ہماری یہ خامہ فرسائی ہے :

دلیل نمبر ١:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، کہتے ہیں :
لعن رسول اللّہ صلی اللّہ علیہ وسلّم المحلّ والمحلّل لہ، ۔
''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس
کے لیے حلالہ کیا گیا ، دونوں مردوں پر لعنت فرمائی ہے ۔''
(مسند الامام احمد : ٢/٣٢٣، البزار(کشف الاستار : ١٤٤٢)،
مسند اسحاق ومسند ابی یعلیٰ (نصب الرایہ : ٣/٢٤٠)، السنن
الکبرٰی للبیہقی : ٧/٢٠٨، المتفق للخطیب : ١٧٠٥)
یہ حدیث ''حسن '' ہے ، امام ابن الجارود (٦٨٤)نے اس کو ''صحیح
'' اور امامِ بخاری نے ''حسن '' کہا ہے ۔
(التلخیص الحبیر : ٣/١٧٠، العلل للترمذی : ١/٤٣٧)
امام زیلعی حنفی لکھتے ہیں : الحدیث الصحیح ۔ ''یہ حدیث
صحیح ہے ۔''(نصب الرایہ : ٣/٢٤٠)
حافظ ابنِ حجر فرماتے ہیں : رواتہ موثقون ۔ '' اس حدیث کے
راویوں کی توثیق کی گئی ہے ۔''
(الدرایہ : ٢/٧٣)

دلیل نمبر ٢:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :
قال رسول اللّہ صلّی اللّہ علیہ وسلّم : ألا أخبرکم بالتّیس
المستعار ؟ قالوا : بلیٰ یا رسول اللّہ ! قال : ہو المحلّل ، لعن اللّہ
المحلّل والمحلّل لہ، ۔
''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، کیا میں تمہیں
کرائے کے سانڈھ کے بارے میں نہ بتاؤں ؟ صحابہ نے عرض کی ،
کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ! فرمایا ، وہ حلالہ کرنے والا مرد ہے
، اللہ تعالیٰ نے حلا لہ کرنے والے اور جس کے لیے کیا گیا ، دونوں

مردوں پر لعنت فرمائی ہے ۔''
(سنن ابن ماجہ : ۱۹۳۶، السنن الکبرٰی للبیہقی : ۷/۲۰۸، المستدرک للحاکم : ۲/۱۹۸۔۱۹۹)

اس حدیث کی سند ''حسن'' ہے ، امام حاکم نے اس کو ''صحیح الاسناد '' اور حافظ ذہبی نے ''صحیح '' کہا ہے ۔

دلیل نمبر ۳:

نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں : جاء رجل الی ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما فسألہ عن رجل طلّق امرأتہ ثلاثاً ، فتزوّجہا أخ لہ من غیر مؤامرۃ منہ ، لیحلّہا لأخیہ ، ہو تحلّ للأوّل ؟ قال : لا ، الّا نکاح رغبۃ ، کنّا نعدّ ہٰذا سفاحا علیٰ عہد رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ۔

''ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ اگر ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے ، پھر اس سے مشورہ کیے بغیر اس کابھائی حلالہ کی نیت سے اس عورت سے نکاح کرتا ہے ، کیا اس صورت میں وہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہوجائے گی ؟ آپ نے فرمایا ، نہیں ، (دوسرے )صرف (دائمی )آبادی کی نیت سے نکاح کرنا (صحیح ہے)، ہم اس (حلالہ )کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں بدکاری شمار کرتے تھے ۔''
(المستدرک للحاکم : ۲/۱۹۹، ح : ۲۸۰۶، السنن الکبرٰ ی للبیہقی : ۷/۲۰۸)

اس کی سند ''صحیح متصل '' ہے ، امام حاکم نے اس کو بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح '' کہاہے اور حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے ، حافظ ہیثمی کہتے ہیں : ورجالہ رجال الصحیح ۔(مجمع الزوائد : ٤/٢٦٧)

اللہ اور اس کے رسول تو حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ، دونوں کو ملعون قرار دیں ، لیکن ایک حنفی نے اللہ کی گرفت سے بے خوف و خطر ہو کر یہاں تک کہہ دیا : لعل اراد اللعنۃ بالرحمۃ ۔

''ہو سکتا ہے کہ یہاں لعنت سے مراد رحمت ہو ۔''(مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق : ۱۲٦، طبع دہلی)

حلالہ محدثین عظام کی نظر میں

⋆ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نکاحِ حلالہ کو غیر شرعی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

اذا تزوّج الرّجل المرأۃ لیحلّلھا ، ثمّ بدا لہ أن یمسکھا ، فلا یحلّ لہ
أن یمسکھا ، حتّٰی یتزوّجھا بنکاح جدید ۔
''اگر کوئی مرد کسی عورت سے حلالہ کی نیت سے نکاح کرے ،
پھر اسے (مستقل طور پر ) اپنے پاس رکھنے کا ارادہ کر لے تو نیا
نکاح کیے بغیر اس عورت کو اپنے پاس رکھنا حرام ہے ۔''(جامع
ترمذی ، تحت حدیث : ۱۱۲۰)
⋆ جارود بن معاذ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امام وکیع بن
جراح رحمہ اللہ نے حلالہ کو ملعون فعل قرار دیتے ہوئے فرمایا :
ینبغی أن یرمیٰ بہذا الباب من قول أصحاب الرأی ۔
''اس بارے میں اصحاب الرائے (احناف )کی بات (نکاحِ حلالہ کے
جواز )کو (کوڑے کی ٹوکری میں)پھینک دینا چاہیے ۔''(جامع ترمذی
، تحت حدیث : ۱۱۲۰، وسندہ، صحیح)
⋆ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :
وبہ یقول سفیان الثّوری وابن المبارک والشّافعی وأحمد
واسحاق ۔۔۔۔
'' امام سفیان ثوری ، امام عبداللہ بن مبارک ، امام شافعی ، امام
احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کا بھی یہی
فتوی ہے (کہ حلالہ ملعون فعل ہے )۔''(جامع ترمذی : ، تحت
حدیث : ۱۱۲۰)

حلالہ بعد والے مسلمانوں کی نظر میں

حافظ ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں : نکاح المحلّل شرّ من
نکاح المتعۃ ، فانّ نکاح المحلّل لم یبح قطّ ، فہو یثبت العقد لیزیلہ
، وہذا لا یکون مشروعا بحال ۔
''حلالہ کرنے والے کا (عارضی )نکاح متعہ سے بھی بدتر ہے ،
کیونکہ نکاحِ حلالہ(اسلام کے ) کسی دور میں بھی جائز نہیں ہوا ،
حلالہ کرنے والا عقدِ نکاح اس لیے باندھتا ہے کہ (بعد میں )اسے
ختم کردے گااور یہ عارضی نکاح کسی صورت میں بھی درست
نہیں ۔''(مجموع الفتاوٰی : ۳۲/۱۰۸)
حافظ ابنِ قیّم نکاحِ حلالہ کو جائز قرار دینے والوں کا رد کرتے
ہوئے فرماتے ہیں :
وأمّا فی ہذہ الأزمان الّتی قد شکت الفروج فیہا الی ربّھا من
مفسدۃ التّحلیل ، وقبح ما یرتکبہ المحلّلون ممّا ہو رمد بل عمی
فی عین الدّین وشجی فی حلوق المؤمنین ، من قبائح تشمت
أعداء الدّین بہ ، وتمنع کثیرا ممن یرید الدّخول بسببہ ، بحیث لا

يحيط بتفاصيلہا خطاب ، ولا يحصرها كتاب ، يراہا المؤمنون كلّہم من أقبح القبائح ، ويعدّونہا من أعظم الفضائح ، قد قلّبت من الدّين رسمہ ، وغيّرت منہ اسمہ ، وضمّخ التّيس المستعار فيہا المطلّقة بنجاسة التّحليل ، وقد زعم أنہ قد طيّبہا للحليل ، فيا للّہ العجب ! أىّ طيب أعارہا ہٰذا التّيس الملعون ؟ وأىّ مصلحة حصلت لٰا ولمطلّقہا بہٰذا الفعل الدّون ۔

''موجودہ دور میں عزتیں حلالہ کی قباحتوں اور حلالہ کرنے والوں کی فضاحتوں پر اپنے رب کے دربار میں شکایت کناں ہیں ، یہ فعلِ شنیع دینِ اسلام کی آنکھ کا تنکا اور مومنوں کے گلے کا کانٹا بن چکاہے ، ایسی کاروائیاں دشمنانِ اسلام کو ہنساتی اور اس کے قریب آنے والوں کو دور لے جاتی ہیں ، نہ کوئی تقریر ان مفاسد کو الفاظ میں سمیٹ سکتی ہے اور نہ کوئی تحریر ان خرابیوں کو اوراق میں لپیٹ سکتی ہے ، تمام مومن اس حلالہ کو چوٹی کی قباحت اور انتہاء کی فضاحت سمجھتے ہیں ، اس نے دین کا نام تبدیل اور اس کا ڈھانچا تحلیل کر دیا ہے ، کرائے کا یہ سانڈ پاک عورت کو اس حرامہ کی نجاست میں لت پت کرکے سمجھتا ہے کہ میں نے اسے خاوند کے لیے حلال کر دیا ہے ، وائے تعجب ! اس گھٹیا کرتوت سے مطلقہ عورت اور اس کے خاوند کے لیے اس کمینے نے کو نسا کمال کر دیا ہے؟ ''(اعلام الموقعين : ٣/٥٢۔٥٣)

نیز لکھتے ہیں : ثمّ سل من لہ أدنى اطّلاع علىٰ أحوال النّاس : كم من حرّة مصونة انشبّ فيہا المحلّل مخالب ارادتہ فصارت بعد الطّلاق من الأخدان وكان بعلہا منفردا فاذا ہو والمحلّل ببركة التّحليل شريكان ؟ فلعمر اللّہ ! كم أخرج التّحليل مخدرة من سترہا الى البغاء ، وألقاہا بين براثن العشراء والحرفاء ۔

''ان لوگوں سے پوچھ کر تو دیکھو ، جنہوں نے حالاتِ حاضرہ کی طرف تھوڑا سا بھی دھیان کیا کہ کتنی عفت مآب دوشیزاؤں کو ان سانڈھوں نے اپنے ناپاک عزائم کے پنجے گاڑ کر لہولہان کیا ، چنانچہ طلاقِ حلالہ کے بعد بھی دونوں نے باہم شناسائی رکھی اور اس حرامہ کی برکت سے اصل خاوند کے ساتھ ساتھ اس سانڈھ نے بھی عورت تک رسائی رکھی ، بخدا اس قبیح فعل کی وجہ سے کتنی ہی پردہ نشین عورتیں بغاوت پر آمادہ ہیں اور ان لوگوں کے چنگل میں پھنس چکی ہیں جو فحاشی و عریانی کے دلدادہ ہیں ۔''(اعلام الموقعين : ٣/٥٤۔٥٥)

جناب شاہ ولی اللہ دہلوی حنفی لکھتے ہیں : وأيضا فيہ وقاحة

واہمال غیرہ وتسویغ ازدحام علی الموطوئۃ من غیر أن یدخل فی تضاعیف المعاونۃ ، نہی عنہ ۔

''اس (حلالہ )میں بے غیرتی و بے حیائی موجود ہے ، (اس طرح کہ اس سے ) 'ایک عورت کئی خاوند' کے نظریہ کی حمایت ہوتی ہے ، حالانکہ یہ نیکی کے کام میں تعاون کے زمرہ میں بھی نہیں آتا ، لہٰذا اس سے منع کردیا گیا ہے''(حجۃ اللہ البالغۃ : ۲/۱۳۹)